رجسٹرڈ ا

نمبر ۲۲۹

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ [illegible] سے نکلتا ہے

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۴۸ھ | نمبر ۴۲

Shekhupura

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

(۲) گورداسپور پولیس کی ٹیم ۲۰ فروری کو ہاکی اور فٹ بال کھیلنے کے لئے قادیان آئی۔ ہاکی کا میچ قادیان کی احمدیہ کلب کے ساتھ دو بار ہوا۔ کلب جیت گئی۔ الحمد للہ۔ اور فٹ بال کے میچ میں بھی احمدیہ کلب جیت گئی۔ اور ہائی سکول کی ٹیم کے ساتھ جو ہاکی کا میچ ہوا اس میں دونوں برابر رہے۔

(۳) ۲۰ فروری کو عالی جناب مرزا سلطان احمد صاحب پنشنر کے صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ جو حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی نواسی ہے۔ اس خوشی میں ایک دن کے لئے تمام دفاتر اور سکولوں میں چھٹی کی گئی ؛

(۴) مکرمی چودھری محمد شریف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ [illegible] پلیڈر منٹگمری جو سلسلہ عالیہ کے نہایت مخلص اور عاشق رسول نوجوان احمدی ہیں ضعف دل کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب بالا اشخاص کی صحت و زندگی کے واسطے درد دل سے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

ریویوز

حصار اسلام یہ ایک ماہوار رسالہ ہے۔ جو زیر ادارت جناب میاں سلطان احمد صاحب وجودی ایم۔ آر۔ اے ایس (لنڈن) بٹالہ سے نکلنا شروع ہوا ہے نہایت [illegible] مضامین [illegible] ہی [illegible] نافع الناس اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ عمدہ تقطیع موزوں۔ چندہ سالانہ ہندوستان میں دو روپیہ۔ اور ممالک غیر سے تین روپیہ ہے۔ سال بھر میں دو خاص نمبر بھی اس کے نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ جس میں تیس تیس کے قریب۔ رنگ برنگی تصاویر بھی ہونگی ؛

ناظرین فاروق کو عید الفطر مبارک ہو

(ایڈیٹر)

آخری سہارا یہ ایک نہایت خوش نما رسالہ چھوٹی تقطیع پر ایڈیٹر صاحب حصار اسلام کی تصنیف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں سبق آموز کہانیاں لکھی گئی ہیں۔ اور اس مفید چھوٹی سی کتاب کو حضور نظام حیدر آباد دکن کے اسم گرامی سے ڈیڈیکیٹ کیا ہے۔ اور ۵ باب پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں آخری سہارا دوسرے میں پڑوسی۔ تیسرے میں روٹی۔ چوتھی میں حسن سلوک اور پانچویں میں خدا کی باتیں کے عنوانوں سے دلچسپ اور سبق آموز چھوٹی چھوٹی کہانیاں درج ہیں۔ کتابت۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۴ر ہر دو کے ملنے کا پتہ :۔ منیجر نظامیہ بک ڈپو بٹالہ۔ پنجاب۔

المنصور جمعیۃ منصورۃ الہند کا قومی ماہوار رسالہ جس کے ایڈیٹر مولوی خواجہ محمد عبد الغفار صاحب نسیم بجنوری ہیں۔ یہ رسالہ قوم منصور حلاج نداف کی اصلاح اور ان کے حقوق کی ترجمانی اور تمام مسلمانوں کو اتحاد و تنظیم اور اسلام کی حفاظت اور تبلیغ پر مضامین لکھے جاتے ہیں۔ سالانہ چندہ ۲ ہے۔ خریداری کے لئے پتہ ۲۰: پر درخواست کریں۔ (منیجر دار الاشاعت منصور قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ)

خبروں کا گلدستہ

— جسٹس مرزا ظفر علی صاحب کے پنجاب ہائیکورٹ سے ریٹائر ہونے پر جسٹس دلیپ سنگھ کو مستقل ججی پر ترقی دی گئی۔ اور سر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر کو دو سال کے لئے نیا جج مقرر کیا گیا ہے ٭

— قصبہ ظفروال کی موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے موضع ظفروال میں پولیس کے بارہ کانسٹیبل اور ایک تھانہ دار عارضی طور پر تعینات کر دیئے ہیں ٭

— امرتسر کے قالین کے کارخانہ کے انگریز مینجر پر بم پھینکنے کے متعلق چار ملزم گرفتار ہوئے۔ ان میں سے ایک ملزم سلطانی گواہ بن گیا ہے۔ عنقریب امرتسر میں بھی سازش کیس مقدمہ شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں عجیب و غریب باتوں کا انکشاف ہونے کی توقع ہے ٭

— لنڈن سے خبر آئی ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ بالکل تیار ہے۔ اس کمیشن کی سفارشات کا خاکہ موصول ہو گیا ہے۔ کمیشن کو صرف آخری نتائج پر غور کرنا باقی ہے۔ کمیشن کے ارکان میں اختلاف ہے۔ سر جان سائمن۔ میجر ایٹلی۔ میجر ہارٹ شارن۔ اور کرنل لین فاکس بتدریج ذمہ دار حکومت اہل ہند کو عطا کرنے کے حق میں ہیں۔ مگر لارڈ برنہم اور دیگر ارکان سابق عطا کردہ اصلاحات بھی واپس لینے کی تجویز کرتے ہیں ٭

افواہ ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی اکثریت کی بڑی بڑی سفارشات یہ ہیں۔ مختلف صوبوں کے لئے مختلف نظام ہائے عمل کی پالیسی تسلیم کر لی گئی ہے بمبئی مدراس اور صوبجات متوسط کے لئے گورنر کے ہاتھ میں بعض مخصوص اختیارات رہنے کے ساتھ صوبجاتی خود مختاری کے لئے سفارش کی گئی ہے ٭

سائمن کمیشن نے پنجاب بنگال اور صوبہ یو۔پی کے لئے یہ سفارش کی ہے۔ کہ ان صوبوں کو دس سال کے بعد آزادی دی جائیگی۔ ان تمام صوبوں میں لیجسلیٹو ایوان ثانی قائم کرنے کا سوال زیر غور ہے ٭

[illegible]

[illegible] ہے۔ کہ جب ہر ایک صوبہ [illegible] بوجھ اٹھانے کے قابل ہو [illegible] دو دھرم کے عقا[illegible] صیغے منتقل کر دیئے جائیں [illegible] غریب ہیں۔ اسی طر[illegible] ہے۔ کہ بنگال اور پنجاب میں قانون ا[illegible] طرف سے پیش [illegible] مت عرصہ تک مخصوص صیغہ میں رکھنے [illegible] صوبوں میں حق رائے دہندگی کی توسیع کر دی جائے۔ مگر جداگانہ انتخاب قائم رکھا جائے ٭

— مسٹر گاندھی کا منشا یہ ہے۔ کہ سول نافرمانی کی اس لڑائی کو اپنی زندگی کی آخری لڑائی بنا دیں۔ ستیہ گرہ آشرم صابرمتی کے لوگوں کو مسٹر گاندھی اب سپاہی کہتے ہیں ٭

سول نافرمانی کی یہ تجویز کی گئی ہے کہ باردولی کی طرح اس آشرم میں سے سول نافرمانی شروع کی جائے۔ آشرم کے گرد و نواح میں جس قدر زمین ہے اس کا لگان ادا نہ کیا جائے +

سول نافرمانی کی دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ مالیہ زمین یا دیگر ٹیکس حکومت کو براہ راست ادا نہ کئے جائیں۔ بلکہ مالیۂ زمین اور دیگر ٹیکس کانگریسی لیڈروں کو دیدیئے جائیں۔ وہ حکومت کو ادا کر دیں گے۔ تاکہ جب لوگوں کو اس طرح مالیہ اور ٹیکس ادا کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تو پھر ایک دم مالیہ روک لیا جائے ٭

ایک تجویز یہ ہے۔ کہ کانگرس بذات خود سول نافرمانی کی مہم کی ذمہ دار نہ بنے۔ بلکہ ایک مجلس جنگ مقرر کرے جو ملک کے مختلف حصص میں سول نافرمانی کی مہم کی رہنمائی کرے۔ البتہ اس مجلس جنگ کی امداد کانگریس اخلاقی طور سے کرے گی ٭

سول نافرمانی کے متعلق ایک تجویز یہ ہے۔ کہ نیو دہلی میں وائسرائے کے مکان تک مارچ کر کے جایا جائے ٭

— سردار عبد الحکیم خاں سابق وکیل التجارہ نے اپنے وجود کو سرحد اور افغانستان کے لئے خطرناک بنا رکھا تھا۔ جس سے افغانستان اور ہندوستان کے دوستانہ تعلقات بھی خطرہ میں پڑ گئے تھے۔ اس لئے سردار عبد الحکیم خاں کو یا تو اب برما یا اور کسی دور دراز مقام میں جلاوطن کر دیا جائیگا۔ اور سردار عبد الحکیم [illegible] جس قدر روپیہ نکلا ہے وہ یا اور جس قدر نکل سکیگا۔ وہ تمام روپیہ حکومت افغانستان کے حوالہ کر دیا جائے گا ٭

— احمد آباد۔ ۲۰ر فروری۔ مہاتما گاندھی "ینگ انڈیا" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجلس عاملہ کی قرارداد نے مجھے مطلق العنانی کا فرمان عطا کر دیا ہے۔ مگر اس کی وجہ سے میں ذمہ داری کی زنجیروں میں بھی جکڑ دیا گیا ہوں۔ میں ان پر غور و پرداخت کرنے اور تھکا دینے والے مہینوں میں اسی بات کی تلاش میں تھا۔ میرے لئے یہ قرارداد صرف سیاسی ہی نہیں۔ بلکہ مذہبی اہمیت بھی رکھتی ہے۔ میرے سامنے اصولی مشکل تھی۔ میں نے معلوم کیا۔ کہ میں ایک ایسی جماعت کے ذریعہ سے اہنسا پر کاربند نہیں رہ سکتا۔ جس میں مختلف ذہنیتوں کے لوگ شامل ہیں۔ میں اکثریت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر عدم تشدد پر صداقت کے ساتھ ایمان رکھا جائے تو اس میں ناکامی کا احتمال نہیں۔ میں نے ضرورت محسوس کی۔ کہ میں کانگرس کی ماتحتی سے آزادی حاصل کروں۔ اور میں مجلس عاملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میری رائے کو بالکل صحیح خیال کیا۔ میں نے اس دفعہ جتنی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ اس سے قبل کبھی اتنی نہیں لی۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ میں اس سے انکار کرتا۔ تمام باتیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ اگر میں فی الواقعہ اہنسا کے اصول پر کاربند ہوں۔ سول نافرمانی بعض حالتوں میں محبت کا مطالبہ ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ ایک خطرناک حربہ ہے۔ مگر تشدد سے زیادہ خطرناک نہیں۔ صرف اسی صورت میں خطرہ ہے۔ اگر سول نافرمانی کے ساتھ تشدد بھی رونما ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو مجھے اب وہ طریقہ معلوم ہے۔ جس کی وجہ سے میں پیچھے نہ ہٹونگا۔ جیسے کہ باردولی کی مہم میں عدم تشدد نے تشدد کے مقابلہ میں آزادی کی جنگ کی تھی۔ خواہ کسی طرف سے بھی تشدد کا حملہ ہو۔ اُسے اس وقت تک ہونے دینا چاہیئے۔ جب تک کہ مہم میں حصہ لینے والا ایک شخص بھی زندہ ہے۔ اس سے زیادہ انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اور کچھ کم کرنا ایمان کے ضعف کی نشانی ہے ٭

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

از مسیح موعود علیہ السلام

(۲۷)

یہ عجیب بات ہے۔ کہ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارے میں جو کچھ پہلے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ سے وقوع میں آیا۔ اور انہوں نے سچوں کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہ تو ضروری تھا۔ کہ قدیم سنت اللہ کے موافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں۔ وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتیں۔ ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہری صورت میں ہونے والا تھا۔ اور ایک حصہ متشابہات کا۔ جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطاکار لوگوں کے قدم پر قدم مارا۔ اور متشابہات پر اڑ کر ان بینات کو رد کر دیا۔ جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قوموں کی ابتلاؤں کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنی ان باتوں اور ان علامتوں سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھیں فائدہ اٹھاتے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہیں۔ تو نہایت لاپرواہی سے اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی بعض باتیں جو استعارات کے رنگ میں تھیں۔ پیش کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ حصہ پیشگوئیوں کا کیوں ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور باایں ہمہ جب پہلے مکذبوں کا ذکر آوے۔ جنہوں نے بعینہٖ اُس بستی اور بستی والوں کی خبر [illegible]توں پر نظر نہ کی۔ اور یہاں تک کہ گذرنے والا ان پر گذر[illegible] تھا اور استعارات بستی والوں سے کیا گیا۔ یعنی انکار کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ کہ جب ان کا نبی ان [illegible] گویا یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس پہچان گئے۔ کہ عذاب کا [illegible] بہانہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ [illegible] وہ اس نے سچ کہا [illegible]۔ جیسا کہ اُن پہلے مکذبوں نے کیہ ایک میدان کی طرف [illegible] اور نشانوں سے قبول کرنے کی راہ والے کے او ہے۔ ان کو قبول نہیں کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں۔ ان کو ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں۔ اور عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں۔ حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم طریق کے موافق ضرور تھا۔ کہ وہ باتیں اس طرح پوری نہ ہوتیں۔ جس طرح اُن کا خیال ہے۔ یعنی ظاہری اور جسمانی صورت پر۔ بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا۔ لیکن اس زمانہ کے متعصب لوگوں کے دلوں نے نہیں چاہا۔ کہ قبول کریں۔ وہ تو ہر ایک ثبوت کو دیکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ وہ خدا کے نشانوں کو انسان کی مکاری خیال کرتے ہیں۔ جب خدائے قدوس کے پاک الہاموں کو سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ انسان کا افترا ہے۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی۔ جو سچے ملہموں کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہیں کہا۔ کہ الہام کا افترا کے طور پر دعویٰ کرنے والے ہلاک کئے جائینگے اور خدا پر جھوٹ باندھنے والے پکڑے جائیں گے؟

یہ تو توریت میں بھی ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔ اور انجیل میں بھی ہے۔ کہ جھوٹا جلد فنا ہو گا۔ اور اسکی جماعت متفرق ہو جاوے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنے والا تھا۔ ایام افترا میں وہ عمر پائی۔ جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام میں ملی بھلا اگر کوئی نظیر ہے۔ تو پیش تو کرو۔ میں نہایت پر زور دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا کی ابتداء سے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی۔ پس کیا کوئی ایسا ہے۔ کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈرے؟ میں نہیں کہتا۔ کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان غلطیوں اور ان ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ الہام مجھ کو ہوا۔ حالانکہ جانتا ہے۔ کہ وہ الہام اس کو نہیں ہوا۔ وہ جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف۔ کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور نہیں دکھلا سکتا۔ کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنے والا تیئیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔ اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہا سال تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا۔ اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کی جاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کے دل جانتے ہیں۔ کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہیں۔ مگر پھر بھی انکار سے باز نہیں آتے۔ بلکہ بہت سے دلائل سے ان پر حجت وارد ہو گئی۔ مگر وہ خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔" (ایام الصلح)

آخری اعلان ماہ رمضان المبارک میں فاروق کی خریداری کرنیوالوں کو ایک روپیہ دو آنہ کی مندرجہ ذیل لاجواب دو کتابیں مفت انعام دی جائینگی۔ ہدایات تقدیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ برائے مبلغین سلسلہ تنقید صحیح: بابی فرقہ کے جواب میں از مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا قیمت ۸ر ہیں جو دوست ایک سال کے واسطے فاروق کی درخواست دفتر فاروق میں ارسال کریں۔ ان کو یہ دونوں کتابیں مفت بابت سالانہ چندہ فاروق چار روپیہ چھ آنہ معہ محصولڈاک میں وی پی بھیجی جائینگی۔ منیجر

(منیجر اخبار فاروق قادیان پنجاب)

عیسائی مشن

نورافشاں کی ژاژ خائی

الہام ربنا عاج پر اعتراض

مخالفین احمدیت نے جہاں دیگر بہت سے لایعنی اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و مکاشفات پر کئے ہیں۔ وہاں آپکے ایک الہام ربنا عاج پر بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں خدا کو "ہاتھی دانت" کا قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ عاج ہاتھی دانت کو ہی کہتے ہیں۔ اور چونکہ خدا کے متعلق ایسا کہنا نہ صرف یہ کہ عقل سلیم اور علم صحیح کے خلاف ہے۔ بلکہ ایک مشرکانہ اعتقاد ہے۔ اس لئے خدائے قدوس کی حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ سخت بے حرمتی کی ہے"۔

اس اعتراض کو چونکہ عیسائیوں کی اخبار "نورافشاں" نے بھی اپنی ۱۰ دسمبر کی اشاعت میں دہرایا ہے۔ اور اس خدائی الہام کو عقل انسانی سے دور تر بتایا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا مختصر سا جواب ہدیہ قارئین کیا جائے۔

اوّل معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس الہام میں جو عاج کا لفظ آیا ہے۔ یہ ہاتھی دانت کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ اگر انہیں معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوتا۔ تب تو مخالفوں کا یہ مرقومہ بالا اعتراض واقعی معقول سمجھا جاتا۔ مگر جبکہ نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور نہ ہی آپ کی جماعت میں سے آج تک کسی فرد نے اس الہام کے لفظ عاج کو "ہاتھی دانت" کے معنوں پر محمول کیا ہے۔ نہ کہیں تقریر میں اور نہ کسی تحریر میں۔ تو خود بخود اپنی نادانی سے ایک صحیح بات کو غلط سمجھکر الہام کو قابل اعتراض ٹھہرانا اور خدا کو "ہاتھی دانت" کہدینا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ جو غایت درجے کے کج فہمی اور سخت بلید الذہن ہوں۔

[illegible] سچا [illegible]

خدا کے مت[illegible] یہ [illegible] ہے۔ کہ جس یاد رکھنا چاہیئے [illegible] بوجہ اسکے اسلام نے کبھی بھی خدا [illegible] دھرم کے عقائد [illegible] صبغے منتقل [illegible] اپنی تقریریں اور نہ اپنی تحریر [illegible] سبب ہیں۔ اسی طرح [illegible] بھی خدا کو ہاتھی دانت کا قرار نہیں [illegible] طرف سے پیش [illegible] عرصہ جو مخالفین نے حضرت مسیح موعود [illegible] مضمونوں باندھا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ آپ کو [illegible] مگر جداگانہ [illegible] کی طاقت وقوت پر اور اس کی حیرت انگیز عظمت و جبروت پر ایسا گہرا، سچا اور صحیح دلی اعتقاد تھا۔ کہ وہ مخالفین کو بھی میسر نہیں ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور ...... جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور وہ دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے"۔ الوصیت صـ۱۵

"وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں"۔ (الوصیت صـ۱۱)

اب بتاؤ۔ اور خدارا سوچو۔ کہ کیا وہ شخص جس کا خدا کے متعلق وہ کچھ اعتقاد ہو۔ جو اوپر کی سطور میں درج ہے۔ آیا اس کے متعلق مخالفین کا یہ کہنا کہ وہ خدا کو "ہاتھی دانت" کا قرار دیتا ہے۔ انتہا درجے کی کذب بیانی اور افترا پردازی نہیں تو اور کیا ہے۔

اس الہام میں زیر بحث لفظ عاج ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس عاج کے کیا معنے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لفظ عاج اسم فاعل ہے معتل اللام سے۔ یا اسم فاعل ہے۔ مضاعف ثلاثی سے۔ اور ان دونوں صورتوں میں اس الہام کے مختلف معانی ہیں؛

الہام کا پہلا مطلب

اگر عاج معتل اللام سے اسم فاعل ہو۔ تو اس کا ماخذ عجوۃ بنے گا۔ جس کے معنے لغت میں یوں لکھے ہیں۔

"عجوۃ بالضم شیر یکہ طفل یتیم را خورانند"

(منتہی الادب)

"یتیمی کی حالت میں دودھ سے پرورش کرنے والا"

اور اس صورت میں الہام کا یہ مفہوم ہوگا۔ کہ ہمارا رب ہماری یتیمی اور بیکسی کی حالت میں (جبکہ ایمان ثریا پر چلا گیا تھا) مسیح موعود کے ذریعہ علم و حکمت کے روحانی دودھ سے ہماری تربیت فرمانے والا ہے۔

اب بتلاؤ۔ اس الہام پر کونسا اعتراض وارد ہو سکتا ہے؟

دوسرے معنے

اور اگر عاج کو مضاعف ثلاثی سے اسم فاعل قرار دیں۔ اس کا ماخذ عج ہوگا اور عج کے معنے جو لغات میں لکھے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

"عج عجاً و عجیجاً برداشت آواز را و بانگ کرد"

(صراح و منتہی الادب)

یعنی عج کے معنے آواز کا بلند کرنا ہے۔ اب اس دوسرے طریق کے لحاظ سے الہام ربنا عاج کے یہ معنے ہوئے۔ کہ ہمارا رب اپنی آواز کو بلند کرنیوالا ہے۔ یعنی دنیا شیطانی تصرفات کی وجہ سے خدا اور اسکی اطاعت سے غافل و بے پرواہ ہوگئی تھی۔ مگر آج وہ وقت آگیا ہے۔ جب کہ وہ اپنے مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ سے اپنی آواز کو بلند فرمائیگا۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے مقاصد کو سرانجام دینے کے لئے مختلف اقسام کے نشانات و معجزات سے اپنی تجلی دنیا پر ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر دیکھو)

نے ایک
اپنے

بامی مشن،

حمدیت اور پیغامیت پر تبصرہ

(۵)

مسئلہ ترجمۃ القرآن بلا متن

عقلاً و نقلاً قرآن کریم کا ترجمہ بلا متن جائز نہیں۔ اور ایک مسلمان کے لئے ایسا کرنا بدعت کا ایجاد کرنا ہے۔ امورات ذیل اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں۔ کہ بغیر متن ترجمہ کا شائع کرنا دین میں نقائص پیدا کرتا ہے۔

(۱) قرآن کریم میں اتمام حجت کے لئے منجملہ دیگر دلائل کے قرآن کریم کے صداقت میں ایک یہ دلیل بھی پیش ہوئی ہے۔ کہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ یعنی کہدے۔ کہ اگر انس و جن شامل ہو کر اس قرآن جیسی کوئی کتاب نظیراً بنانا چاہیں۔ تو ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ خواہ ایک دوسرے کی اس میں مدد بھی کریں۔ اس چیلنج میں مخالفین سے جس امر کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ صرف اس قدر نہیں۔ کہ مضامین ایسے ہوں۔ کہ جو مطالب میں قرآن کے مساوی ہوں۔ بلکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم کی مثل کا مطالبہ اسکی ظاہری صورت و باطنی خواص ہر دو کے مقابل پیش کرنے کا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم، ظاہری و باطنی صورت میں بے مثل و بےنظیر ہے۔ اب یہاں پر لفظ قرآن کا اطلاق بھی ظاہری صورت کو ملحوظ رکھکر ہوا ہے۔ اور جب تک ظاہری صورت موجود نہ ہو۔ محض ترجمۃ القرآن پر لفظ قرآن کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ پس یہ آیت شاہد ہے اس بات پر کہ دین اسلام کے لئے قرآن کریم کا بزبان عربی میں موجود رہنا مخالف کے لئے بذات خود صداقت اسلام کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اور اس کو عملاً ترک کرنا گویا اس بھاری نشان کو پس پشت ڈالنا ہے۔

(۲) خیرکم من
میں ارشاد نبوی سے
کو نظر انداز کر کے صرف ا
جاوے۔ بلکہ مثل آیت ر
وتعلیم القرآن بھی اس کی ظا
ہر دو پر مشتمل ہے۔ پس ت ھنے
کی ترغیب دینا گویا ارشاد ہم جزو کو
قطع کرتا ہے۔ اور ایسے م خیر الناس
کا اطلاق صحیح نہیں ہو سکتا۔

(۳) جس طرح وحدت اسلامی کے لئے ایک ہی کتاب ایک ہی قبلہ ایک ہی شارع رسول کو پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کا ظاہری صورت میں موجود و محفوظ رہنا۔ اور اس کا ہر شخص کیلئے لازماً پڑھنا بھی وحدت اسلامی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نماز میں قرآنی عبارت کو ظاہری صورت میں ہر خطۂ ارض میں پڑھا جاتا ہے۔ اور بلحاظ زبان اس کی پابندی میں ایک عربی و عجمی میں کوئی فرق نہیں۔ اگر ایک عرب کا عالم اسے تلاوت کرتا ہے۔ تو ایک جنگل کا رہنے والا عجمی بھی اُسے ویسے ہی تلاوت کریگا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کبھی ہوا۔ کہ کسی نے بجائے الہامی زبان کے تلاوت کے صرف اس کے ترجمہ پر ہی اکتفا کر لیا ہو۔ پس ترجمہ قرآن کا بلا متن شائع کرنا۔ اس وحدت اسلامی کو پاش پاش کر دینے کے لئے ایک پیش بندی ہے۔ اور اس بات کی ترغیب ہے۔ کہ اصل متن کو نظر انداز کر کے نماز میں بھی ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جائے۔ اگر نہیں تو بتایا جائے۔ کہ ایک شخص انگریزی دان اگر صرف ترجمہ پڑھکر اسلام قبول کرتا ہے۔ اور اس کی واقفیت متن سے نہیں ہے۔ وہ اگر نماز پڑھنا چاہے۔ تو اس میں کس زبان کی تلاوت کرے گا؟

(۴) قرآن مجید کی آیت اُتل ما اوحی الیک بھی یہ منشاء الٰہی ظاہر کرتی ہے۔ کہ الہامی زبان میں ہی قرآن کی تلاوت کی جاوے۔ چنانچہ اس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل شاہد ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اصل عبارت کو آنحضرتؐ نے خود احتیاط سے ضبط تحریر کرایا۔ اور حفاظ کے دلوں میں بھی جاگزیں ہوا۔ سو ترجمہ بلا متن اس تلاوت کی اہمیت کو بھی نظر انداز کرتا ہے۔

(۵) قرآنی الفاظ و عبارت کے ترجمہ لفظی و مطلبی میں بالعموم مفسرین کا اختلاف رہنا بھی اصل متن کو پیش نظر رکھنے کے لئے ایک دلیل ناطق ہے۔ جب تک اصل عبارت جس کی بحث ہے معلوم نہ ہو۔ تو مختلف فیہا تراجم میں سے ہم کسی کی صحت پر یقین نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کسی مترجم کا اپنا یہ حق ہے۔ کہ بغیر متن وہ اپنے ترجمے کی صحت کا یقین دلائے۔ اور دوسرے مفسر کی تفسیر یا ترجمہ مسترد کر دے۔ مثال کے طور پر متوفیک پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں احمدی و غیر احمدی اصحاب میں ترجمہ و مطلب کی نسبت اہم اختلاف ہے۔ اور صحیح ترجمہ و مطلب کا فتویٰ ایک احمدی مترجم یا مفسر کے حق میں تب ہی صادر ہو سکتا ہے۔ جب لفظ توفی کو پیش نظر رکھ کر دیگر نظائر قرآنی حدیث۔ لغت کلام عرب وغیرہ کو اپنی تائید میں پیش کیا جائے۔ ان حالات میں ترجمہ بلا متن اتمام حجت نہ رکھنے کے باعث مفید بھی نہیں ہو سکتا۔

(۶) چھٹی وجہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اصل عبارت پیش کی جاتی ہے۔ تا کہ معلوم ہو۔ کہ حضورؑ کا اس بارہ میں اپنا کیا ارشاد ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے۔ کہ جو اسی کلام پاک سے خاص ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کو توجہ و اخلاص سے پڑھنا دل کو صاف کرتا ہے۔ اور ظلمانی پردوں کو اٹھاتا ہے۔ اور سینے کو منشرح کرتا ہے۔ اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے۔ کہ جو مقربان حضرت احدیت میں ہونی چاہیئے۔ اور جس کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم بحث تفسیر سورہ فاتحہ)

پس اس عبارت کی موجودگی میں یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ترجمہ بلامتن کی تاثیر امورات مندرجہ بالا کی نقیض ہے کیونکہ بلامتن محض ترجمہ کو پڑھنا دل کو صاف نہیں کرتا (کیونکہ متفق علیہ کسی ترجمہ کا ہونا خلاف قیاس ہے اور متلاشی حق متعدد تراجم کے بھنور میں غوطے مارتا ہے)۔ سینہ کو منشرح نہیں کرتا۔ (کیونکہ کسی مترجم کا حق نہیں کہ بلا دکھائے متن وہ اپنا ترجمہ صحیح منوائے۔) اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر انوار اور آثار کا مورد نہیں کرتا (کیونکہ بلامتن ترجمہ بجائے صفائی قلب کے متعلم کے دل میں شکوک پیدا کرتا ہے۔ اور اس شکوک کو ترجمہ متضاد زیادہ تقویت دیتا ہے۔ پھر شکوک بدظنی پیدا کرتے ہیں۔ اور سوئے ظن ایمان میں خلل پیدا کرکے مقرب الہی بنانے کی بجائے مبعد بنا دیتا ہے) اور ان امورات کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مترجم کے ترجمہ میں (وہ خواص و برکات نہیں۔ جو الہامی زبان سے مخصوص ہیں) ؏

(۷) ساتویں وجہ مخالف کا وہ اپنا دستخطی اقرار ہے جو سنہ ۱۳ء کے پیغام صلح میں بلامتن ترجمہ قرآن کیخلاف نہایت زور سے شائع کیا تھا۔ جو اب اس کے خلاف ہی اثر پذیر ہے۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۳ء اس اقرار کی موجودگی میں اب ہم پوچھتے ہیں کہ آیا ان نقائص کا احتمال صرف سال سنہ ۱۳ء سے ہی مخصوص تھا۔ یا کہ زمانہ مابعد کے لئے بھی؟ ظاہر ہے۔ کہ سال سنہ ۱۳ء کے خیالات و دلائل آئندہ بھی ہر زمانہ پر حاوی ہیں۔ بلکہ موجودہ وقت میں ان کی زیادہ اہمیت ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مغربی تعلیم مذہب کے خلاف اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ حتی کہ اس سے متاثر ہو کر کئی ایک فرزندان اسلام اپنے مذہب پر مضحکہ اڑانے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں انگریزی خوانوں کی زبان پر پہلے سے ہی یہ چرچا ہے کہ عربی زبان کا سیکھنا بہت مشکل ہے۔ ان حالات میں بلامتن ترجمہ کا شائع ہونا بجائے نافع ہونے کے ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مضرت کا باعث ہے۔ اور ترجمہ بلامتن کو پیش کر کے یہ توقع ظاہر کرنا کہ ہمارا ترجمہ یا

گے۔ ایک خیال محال

اجبار و تلافی کیلئے

ہو رہے نے اپنے ایک

گ

ترجمہ بلامتن میں ارشاد فرمایا

ہے

ن کوئی اہمیت نہیں رکھتی

جس کی

ح موعود کا مذکورہ بالا حوالہ

کافی ہے۔

ہنا۔ کہ اس سے پہلے بھی

لوگوں نے بغیر متن کے ترجمے کئے ہوئے ہیں۔ اور ایسی مثال غیر مسلموں میں پائی جاتی ہے۔ انکی صداقت و جواز فعل موجودہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی غیر مسلم کا ایسا کام اختیار کرنا اس کو از روئے شریعت قصوروار نہیں کر سکتا۔ اگر یہ فعل بدعت ہے تو اسی کے لئے جو اسلام کا مدعی ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی تائید میں ایک غیر مسلم کے فعل کو پیش کرتا ہے۔ تو یہ اس کی خوش فہمی ہے ؏

پس مذکورہ بالا دلائل سے صاف ثابت ہوا۔ کہ ترجمۃ القرآن بلامتن ناجائز ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو جائز قرار دے۔ تو اس پر لازم ہے۔ کہ ان دلائل کے بالمقابل عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے جواز کو ثابت کرے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ تبلیغ اسلام میں ایسا رویہ نیک ثمرہ پیدا کرنے کا موجب نہیں ہو سکتا۔

(باقی دارد) (عبدالحکیم ایبٹ آباد)

ازہاق باطل

امیر پیغام ہداہ اللہ الی سبیل السلام کے عقائد باطلہ کے اظہار اور سلسلہ حقہ احمدیہ سے ارتداد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم و زبان سے پیغامیت کی تردید میں یہ لاجواب رسالہ ہے۔ احباب منگا کر مطالعہ کریں۔ صرف ۲ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے منگالیں ؏

پیغام پارٹی کا ارتداد

اہل پیغام کا احمدیت سے کھلم کھلا ارتداد اور مخالفین سلسلہ احمدیہ سے اتحاد اور خلافت سے دوری اور پیغامی فطرت سے مجبوری کا علم حاصل کرنا ہو تو یہ ٹریکٹ ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ

غیر احمدی مشتہر

انذاری پیشگوئیوں میں سنت الہی اور معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیہودہ سرائی

دنیا میں بہت سے ظلم کئے جاتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ایک بہت بڑا ظلم یہ ہے۔ کہ انسان اپنے فریق مقابل کو زک پہنچانے کے لئے اپنے مسلمات پر بھی پانی پھیر دے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔ اے میرے حبیب تجھپر وہی اعتراض کئے جائیں گے۔ جو تجھ سے پہلے رسولوں پر کئے گئے۔ یعنی باوجود اس بات کے کہ تیرے مخالف پہلے رسولوں کو مانتے ہیں۔ اور ان رسولوں پر جو مخالفین نے اعتراضات کئے تھے۔ ان کو جھوٹا جانتے ہیں۔ پھر بھی یہ وہی اعتراض جو ان کے مسلمہ رسولوں پر کئے گئے وہی تجھ پر کرتے ہیں ؏

اسی سنت کی پیروی میں حضرت مسیح موعودؑ پر بھی بعض کوتاہ فہم ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ جو ان کے مسلمہ نبیوں پر پڑتے ہیں۔ حالانکہ جیسے ان انبیا علیہم السلام کی صداقت ان بودے اعتراضوں سے مشتبہ نہ ہو سکی۔ اسی طرح حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت پر بھی کوئی حرف نہیں آتا۔ بلکہ سے

حجت صادق زنقض و قدح روشن تر شود
عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

کے مطابق آپ کی صداقت اور چمکتی ہے ؏

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بعض پیشگوئیوں سے لوگوں نے جن کے حق میں کی گئی تھیں۔ اپنی گریہ زاری اور تضرع و استغفار سے فائدہ اٹھایا۔ جس پر معاندین سلسلہ

ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں۔ مندرجہ بالا دونوں رسالوں کے واسطے صرف ۴ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجیں۔ (مینیجر فاروق)

نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ کہ حضورؑ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں راستباز نہ تھے۔ اس لئے فلاں فلاں شخص پر قہر الٰہی نازل نہ ہوا۔ اور وہ نہ مرا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنے غضب میں بڑا دھیما ہے۔ اور وہ خود فرماتا ہے۔ ما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون (انفال) کہ اللہ کی شان یہ نہیں۔ کہ وہ اپنے بندوں پر اس صورت میں عذاب نازل کرے۔ کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ایک طرف تو وہ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خود اپنی تفاسیر میں انذاری پیشگوئیوں کے متعلق جو روایات انہوں نے بیان کی ہیں۔ ان کو پڑھکر ایسا شخص جو تعصب سے پاک ہے فوراً فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ معاندین سلسلہ اپنے ان اعتراضوں میں کہاں تک حق پر ہیں؟

تفسیر ترجمان القرآن صفحہ ۳۵۲ پارہ ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت پر لکھا ہے:-

"حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ اقترع فکان من المقرعین یہ بھی ان سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یونس علیہ السلام کو ان کی بستی والوں کی طرف بھیجا۔ تو جو شے وہ کرتے تھے۔ اس کو ان پر رد کیا۔ اس سے باز رہے۔ اس کو نہ مانا۔ پھر جب قوم نے یہ کیا۔ تو اللہ پاک نے حضرت یونس کی طرف وحی بھیجی۔ کہ میں فلاں فلاں دن ان پر عذاب بھیجنے والا ہوں۔ سو تو ان کے درمیان سے نکل جا۔ پس اللہ تعالےٰ نے جو قوم کے عذاب کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت یونس نے قوم کو اس کا اعلام کر دیا۔ پھر قوم نے کہا۔ کہ اس کا انتظار کرو۔ تاکتے رہو۔ پس اگر یہ تمہارے درمیان سے نکل جائے۔ تو جس شے کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ واللہ وہ ہونے والی ہے۔ پھر جب وہ رات ہوئی۔ جس کی صبح میں ان کو عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا تو حضرت یونسؑ اول رات ہی نکلے۔ پس قوم نے ان کو دیکھ لیا۔ تو وہ ڈر گئے۔ پھر بستی سے نکلے طرف ایک میدان کے اپنی زمین سے اور جدائی کر دی درمیان ہر جانور کے اور اس کے بچے کے۔ پھر اللہ کیطرف زاری کی چیخے چلائے۔ اور رجوع ہوئے۔ اور درگذر چاہی۔ اور اللہ نے ان سے درگذر فرمائی اور حضرت یونسؑ بستی اور بستی والوں کی خبر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ گذرنے والا ان پر گذ تو انہوں نے کہا۔ کہ بستی والوں نے کیا کیا۔ یعنی ان کیا خبر ہے۔ اس نے کہا۔ کہ جب ان کا نبی ان درمیان سے نکل گیا۔ تو پہچان گئے۔ کہ عذاب کا جو اس نے ان کو دیا تھا۔ وہ اس نے سچ کہا۔ تو بستی سے اپنی زمین کے ایک میدان کی طرف نکلے پھر جدائی کی درمیان ہر بچے والے کے اور اس کے بچے کے پھر اللہ کی طرف چلائے۔ اور توبہ کی۔ تو اللہ نے ان سے قبول فرمائی۔ اور عذاب کو ان سے موخر کر دیا۔ پس حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت کہا کہ میں جھوٹا ہو کر ان کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ اور سیدھے چلدیئے۔ اخرجہ ابن جریر و ابن ابی حاتم"

اب اس بیان کو پڑھکر کون وجود ایسا ہے۔ جو ایسے لوگوں کے اخلاق پر ماتم نہیں کرتا۔ جو محض ضد اور عداوت کی بنا پر حضرت مسیح موعودؑ کی انذاری پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بیان کے مطابق حضرت یونسؑ خود فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں جھوٹا ہو کر ان کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤنگا" معلوم ہوتا ہے۔ ایسے ہی قماش کے لوگ وہاں تھے۔ جیسے آج معاندین سلسلہ ہیں۔ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے یونسؑ نے یہ الفاظ کہے۔ کہ وہ ضرور مجھے جھوٹا ٹھہرائینگے اس لئے میں کس طرح جھوٹا ہو کر ان کی طرف جاؤں!

اسلئے طالب حق کو ایسے امور میں سنت الٰہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں خدائی طریق کیا ہے ورنہ شیاطین الانس تو ہر وقت صراط مستقیم سے بھٹکانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم واحفظنا عن الشیطٰن الرجیم +

خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا حقیقی مفہوم

اس امر میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہر وہ متنفس جو اپنے ہان کے دامن سے وابستہ ہونے کا مدعی ایک لمحہ کے لئے بھی اس حقیقت ثابتہ سے سکتا۔ کہ حضورؐ خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے بھی کوئی ایسا وجود ہے مین کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتا۔ تو میرے ن میں ایسا شخص ضرور غلطی خوردہ یا غلطی دہندہ ہے احمدی اور حنفی۔ شیعہ اور نیچری۔ اہلحدیث اور چکڑالوی۔ غرض مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی ہو۔ وہ اس امر کے ماننے پر مجبور ہے۔ کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ یہ لقب قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہاں خاتم النبیین کے مفہوم میں احمدی حضرات اور غیر احمدی صاحبان میں ضرور اختلاف ہے۔

غیر احمدی صاحبان کے معانی

غیر احمدی صاحبان خاتم النبیین کے معنے تمام نبیوں کو ختم کرنے والا لیتے ہیں۔ یعنی آپ سب انبیاء علیہم السلام کے آخر میں تشریف لائے۔ اور آپ نے اپنی آمد سے سلسلہ نبوت کو مسدود کر دیا۔ اور اس امر کی تائید میں وہ حدیث لانبی بعدی کو پیش کرتے ہیں!

احمدی صاحبان کے معانی

لیکن احمدی صاحبان یہ کہتے ہیں۔ کہ آیت خاتم النبیین مقام مدح میں واقع ہوئی ہے۔ اس لئے اس کے ایسے معنے کرنے چاہئیں۔ جو زبان عربی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مقام کے مناسب حال بھی ہوں کیونکہ کسی نبی کا فیضان آلٰہی کو اگر بند کر دینا کسی طور پر بھی اس کے لئے قابل تعریف امر نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ ہی کسی نبی کا زمانہ کے لحاظ سے آخری ہونا کوئی خوبی ہے۔ مثال کے طور پر لیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ سابقون اولون میں سے ہو گذرے ہیں۔ آپؓ حضورؐ پر پہلے ایمان لائے اور ہم ان بزرگوں سے قریباً چودہ سو سال بعد ایمان لائے۔ تو کیا ہمارا آخر میں ہونا اس امر کا متقضی ہے۔ کہ ہم ان بزرگوں سے رتبہ میں بڑے ہیں۔ اس لئے کہ ہم آخر میں ہوئے۔ اور وہ پہلے۔ اور یہ ایک عامیانہ خیال ہے۔ جس کی تردید غیر احمدی علماء نے خود کر دی ہے +

بانیٔ دیوبند احمدیوں کی تائید میں

چنانچہ مولوی محمد
نانوتوی بانیٔ
اپنی کتاب تحذ
ص۳ پر فرما

”سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

غیر احمدی صاحبان کے معنوں کی تردید سرور کونین کی زبان مبارک سے

علاوہ ازیں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی تردید فرما دی ہے۔ عن العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ص۵۱۳) عرباض ابن ساریہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ میں اللہ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ جب آدم اپنی مٹی میں پڑا ہوا تھا۔ اگر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا کے ہوتے تو دنیا میں کسی اور نبی کی گنجائش نہ رہتی۔ مگر باوجود آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کے پھر بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تسلیم کئے جاتے ہیں۔

ایک معمہ

ایک اور معمہ یہ معنی تسلیم کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نبی تو بزعم غیر احمدی صاحبان حضورؐ سے چھ سو سال پہلے کے ختم ہو چکے تھے پھر آپؐ نے آ کر کن نبیوں کو ختم کیا۔ کیا مرے کو مارے شاہ مدار کے مطابق فوت شدہ انبیاء کو ختم کیا۔ وہ تو پہلے ہی اپنی زندگی سے اپنے ختم ہونے پر مہر کر رہے تھے۔ اور اگر کہو۔ کہ آئندہ آنے والوں کو ختم کیا۔ تو آئندہ آپ کے خیال میں تو کوئی آنے والا ہی نہ تھا۔ اس لئے آپؐ نے ختم کیا تو کس کو کیا؟

خاتم النبیین کا صحیح مفہوم

ہاں خاتم النبیین کے اگر جائیں۔ جن سے حضورؐ کی عظمت و شان درجہ ثابت ہو۔ تو وہ معانی اس مقام کے مناسب معلوم ہوتے ہیں۔ اور مقتضاء حال اس امر کو درجۂ پہنچا دیتا ہے۔ کہ یہی معنی صحیح ہیں۔ اور وہ معنی جائیں۔ کہ خاتم کے معنی بے شک آخری اور والا لئے جائیں۔ لیکن نہ اس صورت میں کہ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد ہے۔ بلکہ اس طور پر کہ حضورؐ درجات و علو شان میں سب سے آخری ہیں۔ آپؐ کے بلند مقام تک نہ کوئی پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ اور آپؐ نے تمام انبیاء کو ختم کر دیا۔ سب انبیاء قرب الٰہی کے میدان میں آپؐ سے پیچھے رہ گئے۔ اس لحاظ سے گویا آپؐ تمام انبیاء کے روحانی باپ اور جملہ انبیاء آپؐ کے روحانی فرزند ٹھیرے۔

لا نبی بعدی اور محقق علماء

رہی لا نبی بعدی والی حدیث سو اس کے متعلق غیر احمدی علماء میں سے چوٹی کے عالم کی ایک تحریر اس پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی اپنی کتاب ”اقتراب الساعۃ“ کے ص۱۶۲ مطبوعہ ۱۳۲۲ ہجری میں فرماتے ہیں:۔

”حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے۔ ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاوے گا“

عقل انسانی کا فتویٰ

آنحضرتؐ کے بعد دروازہ نبوت کو مطلقاً مسدود ماننے سے عقل بھی انکار کرتی ہے۔ کیونکہ شریعت اکمل اور نبی اکمل۔ مگر اس اکمل شریعت اور اکمل نبی کی پیروی سے کسی نبی کا نہ ہونا شریعت کے کمال اور معلم کے روحانی فیوض کو بٹہ لگاتا ہے۔ اس لئے جب کوئی اس معاملے پر غور کرے۔ تو ضرور اس کے منہ سے یہ شعر بے ساختہ نکلے گا ؎

مغضوب کی ضالین کی آمد ہے مسلسل
انعمت علیہم کی ہوئی کب سے لڑی بند

(عبد الاحد مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

گائے کی قربانی اور ہندو

ہندو کہتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب گائے کی عزت کی تعلیم دیتا ہے اور بعض فرقے اس کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ اسلئے گائے کو ذبح نہ کیا جائے۔ اسلام گائے کو حلال قرار دیتا ہے۔ مگر اسلام میں یہ حکم بھی موجود ہے کہ ہمسایہ کی دل آزاری نہ کی جائے۔ اسلئے آج سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان رہنماؤں نے اس خیال سے کہ ہندوؤں کی دل آزاری نہ ہو مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ عید قربان کے موقعہ پر جہاں تک ہو سکے گائے کی بجائے دوسرے حلال جانوروں کو ذبح کریں۔

یہ جو کچھ کیا گیا صرف اس لئے کہ مسلمانوں کی ہمسایہ ہندو قوم کی دل آزاری نہ ہو۔ اور خواہ مخواہ ایک چھوٹی سی بات کیلئے کیوں جھگڑا کیا جائے۔

نعوذ باللہ اسکا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہ تھا۔ کہ مسلمانوں نے گائے کے حلال ہونے سے ہی انکار کر دیا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں نے کوشش کی۔ کہ گائے کا ذبح کرنا ہی جرم قرار دیا جائے۔ اس میں تو انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ مگر پھر بھی ہندوستان بھر میں کہیں کہیں یہ گائے کا جھگڑا ہو ہی جاتا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک طرف تو ہندو مسلم اتحاد کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دخل دیکر خواہ مخواہ جھگڑے مول لئے جاتے ہیں۔ اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں گائے کو بالکل ذبح ہی نہ کیا جائے۔ تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ گائے کا گوشت سب سے زیادہ فوجی استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ غیر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ تو پھر وہ اس طرف کیوں توجہ نہیں کرتے۔ اور سارا نزلہ غریب مسلمانوں پر ہی کیوں گرایا جاتا ہے۔

حیرت ہے۔ کہ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ ایک حیوان کی جان کو بچانے کیلئے ہزاروں انسانوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

مسلمان پیار اور محبت سے اپنی ہمسایہ قوم کیلئے بہت کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ناجائز دباؤ سے وہ ایسی چیز کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کی ان کا مذہب اجازت دیتا ہے۔

ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ طاقت کی نمائش کی بجائے پیار اور محبت سے اپنے ہموطن مسلمانوں کے سامنے یہ مطالبہ پیش کریں۔ ورنہ مسلمان مذہب کے لئے کسی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی دبنے والے نہیں۔ (حصار اسلام)

دیانندی مشن

اسلام اور آریہ سماج

(۴)

* * *

ازلیت روح و مادہ کی تردید

اسلام پر آریہ سماج کی افضلیت ثابت کرنے کیلئے آریہ ویر کا مضمون نگار مہاشہ پریم چند ازلیت روح و مادہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اسلام اور آریہ سماج کے متنازعہ فیہ مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ذاتِ باری تعالےٰ کے متعلق ہے۔ آریہ سماج جہاں علم الموجودات کی رُو سے ایشور جیو اور پرکرتی کے انادی ہونے کا دعوےٰ دار ہے۔ وہاں اسلام ایک اور صرف ایک ذاتِ واحد سے ہی تمام عالم کے ظہور کا مدعی ہے۔ اور کُن کے آواز سے موجودات کی پیدائش تسلیم کرتا ہے"

بے شک پیدائش عالم کے متعلق اسلام اور آریہ سماج کی وہی تعلیم ہے۔ جو کہ اوپر بیان ہوئی۔ مگر باوجود اس کے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہی وہ تعلیم ہے۔ جس پر غور کرنے سے جہاں اسلام افضل و برتر ثابت ہوتا ہے۔ وہاں آریہ مذہب ہمیں بہت بڑے نقائص کا مجموعہ دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ آریہ لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ پرمیشر نے ایک بھی روح پیدا نہیں کی۔ بلکہ تمام ارواح ازلی اور غیر مخلوق ہیں۔ اور یہ ایک ایسا غلط اعتقاد ہے۔ کہ اس کے قائم ہو جانے سے نہ صرف اللہ تعالےٰ کی توحید پر خطرناک زد پڑتی ہے۔ بلکہ خدا کی خدائی ہی باطل ہو جاتی ہے اور اس کے مان لینے سے ہمیں کئی ایسی قباحتیں نظر آتی ہیں۔ جو ہرگز کسی سچے عقیدہ پر ایمان رکھنے سے پیدا نہیں ہو سکتیں۔

پہلی خرابی چنانچہ سب سے بڑی خرابی اس عقیدہ پر ایمان رکھنے سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ ا میں خدا تعالےٰ کے وجود پر ہرگز کوئی یقینی د قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب ارواح بھی خو موجود ہوئیں۔ اور ایسا ہی مادہ بھی خود بخود ہوا۔ تو ایک دہریہ جو اللہ تعالےٰ کی ذات کا م کہہ سکتا ہے۔ کہ جب تم نے کل چیزوں کا وجود خود بخود بغیر خدا کے دخل کے تجویز کر لیا۔ تو پھر اس بات پر تمہارے پاس کونسی دلیل ہے۔ کہ ان چیزوں کے باہم جوڑنے اور ملانے کے لئے ایک پرمیشر کی بھی ضرورت ہے۔ جب روحوں اور جسموں کی تمام قوتیں خود بخود اور ازلی ہوئیں۔ تو پھر خدا کے وجود پر ایسی کونسی یقینی دلیل قائم ہوئی جس سے عقل انسانی نے سمجھ لیا۔ کہ وہ موجود ہے۔ کیا صرف روح اور مادہ کے جوڑ دینے سے وہ خدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر صرف جوڑنے سے کوئی خدا کہلا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تمام نجار اور معمار بھی خدا کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوڑنے کا تو وہ بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ غرض جب تک خدا کو ذراتِ عالم اور ارواح کی تمام قوتوں کا موجد نہ ٹھہرایا جائے۔ تب تک اس کی خدائی ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی وحدانیت اور حقیقی عظمت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اور اس صورت میں اس کا درجہ ایک معمار یا نجار یا حداد سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ایک بہت بڑی قباحت ہے جو اس عقیدہ پر ایمان لانے سے اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق پیدا ہوتی ہے۔

دوسری خرابی اس عقیدہ پر ایمان رکھنے سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ اس طرح ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ جو عمدہ اور اعلےٰ کام تھا۔ وہ تو خود بخود ہے۔ اور جو ادنیٰ اور ناقص کام تھا۔ وہ خدا کے ہاتھ سے سرانجام ہوا۔ کیونکہ جو لوگ ارواح کی کیفیات سے واقف ہیں۔ وہ یہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ جس قدر ارواح میں عجیب و غریب خواص موجود ہیں۔ وہ صرف جوڑنے ں ہو سکتے۔ بلکہ صاف طور پر وہ ایک ح کے دستِ قدرت کا ظہور ہوتے ہیں ح میں قوتِ کشفی اور قوت عقلی اور قوتِ اور دوسری حیرت انگیز قوتیں پائی جاتی ہیں د اگر ان تمام قوتوں کو خود بخود مان لیا جائے۔ تو اس میں خدا کی سخت ہتک ہے۔ گویا اقرار کرنا پڑیگا کہ جو اعلیٰ اور عمدہ خواص ارواح میں پائے جاتے ہیں۔ وہ تو چونکہ خود بخود ہیں۔ اس لئے خدا کے کام سے یقیناً بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور اس صورت میں خدا کا صرف ایک ناقص کام (یعنی جوڑنا جاڑنا) رہ جائے گا۔ اور جو اعلیٰ درجے کے کام ہیں۔ (یعنی ارواح میں خواص عجیبہ کا پیدا کرنا) اُن کی نسبت ہمیں یہی کہنا پڑے گا۔ کہ وہ سب خود بخود ہیں۔ اور ان میں پرمیشر کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے عقیدہ سے خدا پر یہ دوسرا الزام آتا ہے۔ کہ ناقص کام تو اُس نے کیا مگر عمدہ اور اعلیٰ کام خود بخود ہی ہو گیا۔ اور اگر بفرضِ محال روح اور مادہ میں پہلے سے کوئی خاصیت موجود نہ ہوتی۔ تب پرمیشر بالکل عاجز ہوتا۔ اور وہ کچھ بھی اُن میں خاصیتیں پیدا نہ کر سکتا۔ ونعوذ باللہ منہا +

تیسری خرابی اس عقیدہ سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب رُوحوں کو خدا نے پیدا ہی نہیں کیا۔ تو پرمیشر ہرگز اس قابل بھی نہیں ہے۔ کہ روح اسکی بندگی کرنے کے لئے مجبور کی جائے۔ بلکہ ہر ایک رُوح اس کو جواب دے سکتی ہے۔ کہ جب تم نے مجھے پیدا ہی نہیں کیا۔ اور نہ میری طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں کو بنایا۔ تو پھر کس استحقاق سے مجھ سے اپنی پرستش چاہتے ہو۔ پس اس عقیدہ کے ماتحت خدا کی عبادت بیکار ہو جاتی۔ اور اس کی عظمت دل سے کم ہو جاتی ہے +

چوتھی خرابی اس عقیدہ سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب خدا روحوں کا خالق ہی نہیں۔ تو اُن پر محیط بھی نہیں ہو سکتا اور جب احاطہ نہ ہو سکا۔ تو خدا ان کے پورے علم پر قادر

بھی نہ ہؤا۔ اور جب قادر نہ رہا۔ تو اس کی خدائی درہم برہم ہوگئی۔ کیونکہ یہ ایک ضروری سوال ہے۔ کہ آیا خدا کو رُوحوں اور ان کی کُنہ کا پورا پورا علم بھی ہے یا ک پھر اگر علم ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ باوجود علم ہ کے وہ ایسی روحیں بنا نہیں سکتا۔ اور اگر علم نہیں تو ظاہر ہؤا۔ کہ اس کے علم میں نقص ہے۔ اور خدا کو نعوذ باللہ اس عقیدہ کے ماتحت علم غیب سے بھی تہیدست کرنا پڑا۔

پانچویں خرابی اس عقیدہ سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا نہ تو ارواح کا خالق ہؤا۔ اور نہ ذرّاتِ اجسام کا ہی۔ تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ اُن کا خدا سرب شکتی مان یعنی قادرِ مطلق بھی نہ ہؤا۔ کیونکہ جب خدا نہ تو رُوح پیدا کر سکتا ہے اور نہ مادہ ہی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ کیونکر قادر مطلق بنا۔ پس اس عقیدہ کے ماتحت آریوں کا اپنے پرمیشر کو سرب شکتی مان کہنا بھی باطل اور لغو چلا جاتا ہے۔ اور خدا کو نعوذ باللہ سخت ضعیف و ناتوان ماننا پڑتا ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر روح اور مادہ پہلے سے موجود نہ ہوتے۔ تو خدا کی خدائی ظاہر ہونے سے رہ جاتی۔ الغرض آریوں کا یہ عقیدہ ایسا خراب عقیدہ ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالےٰ کی توحید اور اسکی حقیقی عظمت پر بہت سے الزامات عائد ہوتے ہیں۔ اور وہ عالم الغیب۔ قادرِ مطلق اور معبودِ حقیقی خدا اِس عقیدۂ فاسدہ سے نعوذ باللہ بے علم۔ غیر قادر اور غیر مستحق عبادت ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے فاسد عقائد سے دنیا کی تمام اقوام کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھے۔ (باقی دارد)

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

ھو مادہ:- یہ وہ زبردست لاجواب کتاب ہے۔
نظیر ہے جس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
اسحاق صاحب مولوی فاضل نے تصنیف
حال عظیم کیا ہے۔ بڑی ضخیم کتاب ہے م
اور آریوں کے تمام مسائل کا اس میں ردّ ہے۔ قیمت صرف عمر علاوہ محصول

شریحات

ندو دھرم کے عقائد جس طرح نہایت ب وغریب ہیں۔ اسی طرح ان کی صداقت میں ان کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی عجیب وغریب ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً تناسخ کے ثبوت میں ہندو اخبارات آئے دن ایسے قصّے شائع کرتے ہیں کہ فلاں مقام پر ایک بچہ تولد ہؤا۔ جو اپنے پچھلے جنم کے حالات جانتا ہے۔ حال میں آریہ اخبار پرتاب نے "پنر جنم کی صداقت کا ایک حیرت انگیز ثبوت" شائع کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ضلع میں پوری کے موضع کراوڑی میں ایک مہاجن کا بیٹا ہے۔ جس کی عمر تین سال کی ہے قریباً تین ماہ ہوئے۔ اس لڑکے نے اچانک اپنا گھر چھوڑ جانیکی خواہش کا اظہار کیا۔ کئی مرتبہ وہ والدین کے گھر سے فاصلہ پر سڑک پر پھرتا دیکھا گیا۔ جب کبھی اس سے پوچھا جاتا۔ کہ وہ کہاں جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا۔ کہ میں موضع بہاڑا کا گوپی بنیا ہوں۔ میں واپس وہاں جارہا ہوں۔ موضع بہاڑا میں میری بیوی بیٹا اور بیٹی ہیں۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ قریباً چار سال ہوئے موضع بہاڑا میں گوپی نام کا ایک بنیا اپنی بیوہ۔ بیٹی اور بیٹا چھوڑ کر مر گیا تھا۔ جب رام چند کے بیان کی اطلاع موضع بہاڑا میں پہنچی۔ تو بنیئے کی بیوہ موضع کراوڑی دوڑی آئی۔ اس لڑکے نے فوراً ہی اپنی عورت اور بچوں کو شناخت کر لیا۔ لڑکا مصر تھا۔ کہ اسے اس بیوہ کے ساتھ اس کے گھر جانے دیا جائے۔ اور بیوہ بھی بچہ کے والدین سے التجا کرتی تھی۔ کہ اسے اس کے ہمراہ جانے کی اجازت دیجائے۔

آریہ سماجیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ویدک دھرم ایک مکمل مذہب ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اس صورت میں ویدک دھرم نے کیا ہدایات دی ہیں۔ آیا اس بچہ کی شادی اس کی بیوہ سے دوبارہ کی جائیگی یا بغیر کسی نئے عقد کے یہ دونو بطور میاں بیوی رہ سکتے ہیں۔ اگر تو ان کا دوبارہ عقد ضروری ہے۔ تو پھر اس مشکل کو کس طرح حل کیا جائیگا۔ کہ ویدک دھرمی اصول کے مطابق ایسی بیوہ کی دوبارہ شادی جائز نہیں۔ جس کے ہاں اولاد ہو چکی ہو۔

اگر اس بیوہ کی التجا قبول کرکے مذکورہ بالا لڑکے کے والدین اس بچہ کو اس کے حوالے کر دیتے۔ تو کیا ہی لطف آتا۔ بیوہ اپنے خاوند کو بچہ کی طرح گود میں اٹھا کر ساتھ لے جاتی۔ اور بچوں کی طرح اسے پال پوس کر جوان کرتی۔ اس کی بیٹی اور بیٹا اپنے والد بزرگوار کو اٹھائے اٹھائے گلی کوچوں میں کھلاتے پھرتے۔ اور ایک جوان لڑکی یا لڑکے کی گود میں اس کے تین سالہ والد بزرگوار کو دیکھکر دنیا ویدک دھرم کی معقولیت کی قائل ہو جاتی۔ اور تمام فضا ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونجتی دکھائی دیتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ والدین نے اس غریب بیوہ کی التجا کو ٹھکرا دیا۔ اور وہ بیچاری باچشم تر اپنے خاوند کو اپنی گود میں اٹھانے کے بجائے اُسے دوسرے کی گود کی زینت دیکھکر اپنے دل میں کڑھتی ہوئی چلی گئی۔

اس کے متعلق ایک سوال اور بھی قابل غور ہے کہ اس بیوہ کی التجا کو تو ٹھکرا دیا گیا۔ اور اس کا خاوند اس کے حوالہ نہیں کیا گیا۔ اب اس کے جوان ہونے تک اغلب یہی ہے۔ کہ اس کی بیوہ آخر عمر کو پہنچ جائے گی اور ایک نوجوان سے یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ کسی بڑھیا سے شادی کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اب اگر جوان ہو کر اس بڑھیا کی بجائے اس نے کسی نئی دلہن کو تجویز کر لیا تو ویدک دھرم کی رُو سے اس کا یہ فعل جائز ہوگا یا ناجائز اور تعدد ازدواج کا مرتکب تو نہیں ہوگا۔ امید ہے آریہ سماجی ان سوالات کو حل کرنیکی کوشش کرینگے۔

ردّ تناسخ: آریوں کے مشہور اور مایۂ ناز مسئلہ تناسخ کی بیخکنی کے لئے یہ رسالہ حضرت خلیفہ اوّل نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی تصنیف سے ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ ۲ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر ایک نسخہ دفتر فاروق سے منگا کر اس مسئلہ کی دھجیاں اڑا دیں۔ (مینیجر فاروق)

عجائبات عالم

برقی عورت ایک برطانوی موجد نے ایسی مصنوعی عورت تیار کی ہے۔ جو برقی طاقت سے خانہ داری کے مختلف فرائض انجام دیتی ہے یہ بے جان مگر متحرک عورت میلے کپڑوں کو دھو کر خشک اور صاف کرتی ہے۔ زنگ آلود چھریوں کو آن واحد میں تیز کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ بالائی کے حلوے اور اس قسم کی دوسری لذیذ چیزیں بھی تیار کرتی ہے۔ اس کے موجد کا خیال ہے۔ کہ اگر یہ برقی خادمہ ہر امتحان میں کامیاب ہوئی۔ تو لوگوں کو انسانی خادمہ سے نجات دلا دیگی۔

نو ایجاد کشتی امریکہ کے ایک نوعمر موجد نے ایک چھوٹی سی برقی کشتی تیار کی ہے۔ جس کا وزن صرف گیارہ سیر ہے۔ اور یہ تہ کر کے صرف ہینڈ بیگ میں بند کی جاسکتی ہے۔ اس پر دو آدمی سوار ہو کر سیر کر سکتے ہیں۔ یہ کشتی نہایت تیز رفتار ہے۔ اور اس کے علاوہ سخت سے سخت گرداب میں بھی پھنس کر بہ غرق نہیں ہوتی۔

ربڑ کی سڑکیں اس وقت تک یورپ کے بعض مشہور شہروں میں تجربہ کے طور پر ربڑ کی چھوٹی چھوٹی سڑکیں بنائی گئی تھیں۔ مگر اب جب کہ یہ تجربہ کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ اس کو وسیع پیمانہ پر کام میں لایا جا رہا ہے۔ اس سڑک کے دو بڑے فائدے تو یہ ہیں۔ کہ ان پر گاڑیوں کی آواز بالکل کم ہو گئی۔ دوسرے برسات کے موسم میں موٹریں پھسلا نہ کرینگی۔ ان کے علاوہ انتہائی گرمی میں بھی ان سڑکوں کو کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور موجودہ سڑکوں سے دیرپا ثابت ہونگی۔

دو سو بیٹوں کا باپ لنڈن کے مضافات میں ایک مقام ہے ٹرنگ۔ یہاں ایک قدیمی خاندان آباد ہے۔ اس خاندان کے بڑے میاں کی عمر اس وقت ۱۸۲ سال سے ۱۲ لڑکے ۳۵ پوتے اور قریباً کے محکمہ آثار قدیمہ نے حکومت کہ یہ خاندان اس کی سرپرستی

کلرک مشین دنیا کے بڑے کام کلرکوں کی جگہ مشینوں سے ہوا کریگا مشینیں چیک وصول کیا کریں گی۔ وہی حساب کا نقشہ تیار کر کے دیا کریگی۔ جب کوئی شخص حساب سے زیادہ روپیہ نکالنے کی کوشش کریگا۔ تو مشین بند ہو جایا کریگی۔ اور کھولنے پر سرخ روشنائی میں حساب بتا دے گی۔

اخبارات کی زندگی کے دو پہلو

عموماً اخبارات دو اغراض کے لئے جاری کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مذہبی۔ سیاسی یا ایسی ہی کسی دوسری تبلیغ کے لئے۔

۲۔ تجارت یا مالی فائدہ حاصل کرنے کیلئے۔

اور اخبارات عموماً دو طریقوں سے چلائے جاتے ہیں:۔

۱۔ پبلک کو اپنے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

۲۔ اس راستہ پر چلنا شروع کر دیا جاتا ہے۔ جس پر پبلک جا رہی ہو۔

اخبارات جو مالی فائدہ کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔ عموماً پبلک کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور اپنا راستہ وہی اختیار کرتے ہیں۔ جس پر پبلک جا رہی ہو۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ پبلک کے غلط خیالات کی ترجمانی اخلاق کا خون ہے۔ مذہب سے دشمنی ہے۔ وہ روپیہ کی پٹی اپنی آنکھوں پر باندھ کر اندھا دھند پبلک کی بنائی ہوئی سڑک پر دوڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے اخبارات کی تعداد اشاعت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور عموماً عوام ایسے اخبارات کو بہت پسند کرتے ہیں۔ چونکہ ان میں پبلک کے مذاق کے موافق مضامین ہوتے ہیں۔ اسلئے ایسے اخبارات کو مالی فائدہ بہت ہوتا ہے۔

تجارتی خیالات یا مالی فوائد کو مدنظر رکھنے والے اخبارات روپیہ جمع کرنے کا ایک اور طریقہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ کہ وہ کسی بادشاہ کسی بڑے لیڈر یا ایسے ہی کسی بڑے آدمی کی کسی تحریک کے حق میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے کافی روپیہ وصول کر لیتے ہیں۔

ایسے اخبارات جو مذہبی سیاسی یا ایسی ہی کسی دوسری تبلیغ کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔ کوئی انجمن یا جماعت ان کی سرپرستی کرتی ہے۔ اور ایسے اخبارات کا خواہ ایک خریدار بھی نہ ہو۔ ان کی سرپرست جماعت یا انجمن ان کو زندہ رکھتی ہے۔ اور اس اخبار کے سارے اخراجات پورے کرتی ہے۔

اخبار نویس کے فرائض

مولانا الطاف حسین صاحب حالی اپنے ایک مضمون میں پبلک کے غلط طریقہ کی پیروی کرنے والے اخبار نویسوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

”اس صورت میں ایڈیٹر سخت الزام کے قابل ہیں۔ وہ باوجودیکہ قوم کے ناصح ہیں۔ اس کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ طبیب ہو کر لوگوں کو مہلک دوا دیتے ہیں۔ ان کی مثال اس طبیب کی سی ہے۔ جو بیماروں کو دوا اور پرہیز ان کی مرضی کے موافق بتاتا ہے۔ اور ان کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔ نہ کہ تندرست کرنا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ معزز کاموں کا صلہ روپیہ اور دولت نہیں ہے۔ ایک گویا جو اچھی طرح گاتا ہے۔ ایک تماشاگر جو اچھا تماشا دکھاتا ہے۔ ایک خدمتگار جو ہوشیاری اور سلیقہ سے کام کرتا ہے۔ ایک طوائف جو اچھی طرح گاتی ناچتی ہے۔ ایک

سخرہ جو اپنے مسخرہ پن سے امیروں کو خوش کرتا ہے۔ روپیہ کمانے میں وہ علماء اور حکماء اور اہل کمال سے اچھے رہتے ہیں۔ پس ایڈیٹر جو ملک کا وکیل گورنمنٹ کا مشیر ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اگر وہ بھی صرف روپیہ کمانے کے لئے اپنے اخبار کو پبلک کے مذاق فاسد کا تابع رکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ مذکورہ بالا اشخاص سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔"

مسٹر اسپنڈر ایڈیٹر روزانہ ویسٹ منسٹر گزٹ لنڈن کا خیال ہے۔ کہ:۔

"اخبار نویس کو اپنا معاوضہ کبھی بھی روپوں پیسوں میں ملنے کی امید نہ باندھنی چاہیئے۔ اپنے قلم سے وہ جو خدمات عامہ کا اتنا فرض انجام دیتا ہے۔ وہی اس کا سرمایہ حیات ہونا چاہیئے۔"

ایک اور اہل الرائے کا خیال ہے۔ کہ:۔

"اگر روپیہ کے لئے لکھنا چاہو۔ تو اس سے بہتر یہ ہے۔ کہ قہوہ خانہ کی دکان کھول لو۔"

مگر ہندوستان میں ان اصولوں پر کام کرنا ممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔

مولٰنا الطاف حسین حالی صحیح طریقہ سے پبلک کی رہنمائی کرنے والے اخبار نویسوں کی مشکلات کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہ سچ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں جو شخص اخبار نویسی [illegible] پورے ادا کرنے چاہے۔ اس کو اول اول خود بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ [illegible] ہے۔ کہ سچی عزت بیج کی طرح اندر ہی اندر پھیلتی ہے۔ اور جھوٹی عزت پھولوں کی طرح جلد مرجھا کر خاک میں مل جاتی ہے۔ سچی عزت نیکی کا سایہ ہے۔ جب تک نیکی باقی ہے۔ عزت اس کے ساتھ ہے۔" (حصار اسلام)

توسیع اشاعت فاروق کی اشاعت بڑھانیکے لئے آپ نے اپنا فرض اب تک ادا کیا ہے یا نہیں؟ یا آپ کا یہ فرض نہیں ہے؟ (مینجر فاروق)

امول موتی

[illegible] ب۔ کہ ارمانوں کا خون نہ ہو دل میں [illegible] اغ میں مسرت ہو۔ طبیعت میں جوش ہو۔ [illegible] خوش رنگ ہو۔ معدہ مقوی ہو۔ جسم میں ولولے پیدا ہوں۔ گھر کا چراغ روشن ہو۔ تو آج ہی

کنگ آف ٹانکس

جو کہ سونا کستوری اور لیسیتھین جیسی کئی ایک ادویہ کا مرکب ہے۔ استعمال کریں۔ قیمت۔ ۶۰ گولی سات روپے تیس گولی چار روپے معہ محصولڈاک

شربت فولاد

شربت فولاد:۔ جو کہ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے۔

شربت فولاد:۔ عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے ازحد مفید ہے۔

شربت فولاد:۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد:۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔

شربت فولاد:۔ کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصولڈاک ۸ر

تیار کردہ

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے۔

بہرے سننے ل

جو لوگ بہرے ہیں۔ دماغ میں آوازیں یا زکام کے مریض ہوں۔ انہیں اورل ہربس کمپاؤنڈ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس پرانی طرز کی جڑی بوٹیوں سے مرکب دوا سے بے شمار ایسے مریضوں کو جو عرصہ سے امراض بالا میں مبتلا تھے۔ اور جن میں سے اکثر کو ناقابل علاج سمجھا گیا تھا۔ کافی طور سے افاقہ ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "میں اکثر اوقات اپنے مریضوں کو اورل ہربس کمپاؤنڈ" کا استعمال کراتا ہوں۔ اور ہمیشہ اس دوا کے نتائج کو اطمینان بخش پاتا ہوں۔ قیمت فی بکس صرف تین روپے۔ محصول ڈاک معاف۔ دوا کے متعلق مفصل لٹریچر مفت:۔

ملنے کا پتہ

اورل میڈیکیشن کمپنی۔ ۱۶۰ برک بیک روڈ بیکن ہیم انگلستان
Aural Medication co:
160 Birkbeck Road
Beckenham
England.

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

اور دوسرے مخالفوں نے بھی دیکھا۔ کہ کس طرح خدا کی آواز ہاں وہی آواز جو قادیان کی بستی سے اٹھی تھی دنیا میں بلند ہونی شروع ہوئی۔ اور کس طرح اس آواز پر قدوسیوں نے لبیک کہتے ہوئے اسکے پیارے مسیح کی غلامی اختیار کی۔

اسی دوسرے پہلو کے لحاظ سے اس الہام کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمارا رب اپنی آواز کو بلند کرنے والا یعنی بولنے اور کلام کرنیوالا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا بوجہ فیج اعوج کے اثرات کے اور بوجہ زمانہ نبوت سے بُعد کے خدائی کلام سے محروم ہو چکی تھی۔ اور وہ یہ خیال کر چکی تھی۔ کہ خدا کے الہام کا دروازہ اب بند ہو چکا۔ تب خدا نے الہاماً فرمایا۔ یہ سراسر غلط خیال ہے بلکہ ربنا عاج ہمارا رب ہمیشہ اپنی آواز کو بلند کرنیوالا۔ بولنے والا اور اپنے پیاروں سے ہمکلام ہونے والا ہے۔ تم مایوس مت ہو بلکہ .... اس کی راہوں پر چلو۔ وہ اگر چاہیگا۔ تو تمہیں اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے محروم نہیں رکھے گا۔

تیسرا مفہوم اسی طرح الہام ربنا عاج کے ایک یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمارا رب علیم۔ احد۔ اور جلیل ہے۔ اور ان ہر سہ صورتو ہو سکتا۔ اور اس کے علاوہ اور بھی اس الہام کے لطیف معنے ہیں۔ جن کی ضرورت ہوئی۔ تو پھر نور افشاں کے لئے پیش کر دیئے جائیگے۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق سنٹرل قادیان سے شائع کیا)